غیر مسلموں کے ساتھ کھانا کھانا

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا غیر مسلموں (یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، شیعہ،) وغیرہ کے ساتھ کسی دعوت یا تقریب میں ایک برتن یا علیحدہ برتن میں ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

لوگوں کے مابین تعلقات کی کئی انواع واقسام ہیں، اگر مسلمان کی جانب سے کافر کے ساتھ اخوت وبھائی چارہ اور محبت کے تعلقات ہوں تو یہ حرام ہیں ایسے تعلقات رکھنا صحیح نہیں بلکہ بعض اوقات تو یہ کفر تک جا پہنچتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے : لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلۃ : 22) اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہیں پائیں گے اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ وخاندان کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالی نے ایمان لکھ دیا ہے، اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے، اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالی ان اور یہ اللہ تعالی سے راضی وخوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے آگاہ رہو بلاشبہ اللہ تعالی کے گروہ والے ہی کامیاب ہیں۔ اس بارہ میں اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں۔ اور اگر ان کے تعلقات کا تعلق صرف حلال اشیاء کی خرید وفروخت اور حلال کھانے کی دعوت اور مباح اشیاء کے تحفے اور ھدیے وغیرہ قبول کرنے تک محدود ہوں اور ان کا مسلمان پر کسی قسم کی اثر بھی نہ پڑے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ مباح ہیں۔ اور کافر کی طرف پیش کیے گئے حلال کھانے پینے کو تناول کرنا جائز ہے اگرچہ وہ ایسے برتنوں میں ہی پیش کیے جائیں جو پہلے شراب نوشی اور خنزیر کا گوشت کھایا گیا ہو اور اسے اچھی طرح دھو کر اس نجاست اور حرام چیز کو زائل کر دیا گیا ہو۔ اور جب یہ دعوت قبول کرنا اس کی دعوت میں ممد ومعاون ثابت ہوں تو یہ قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے اور اس سے اجر وثواب بھی حاصل ہوگا۔ دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (254/12) مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی جوتے پہن کر اور اتار کر دونوں طرح ہی نماز پڑھنا درست ہے، مگر آج کل چونکہ مساجد میں انتہائی قیمتی قالین بچھے ہوتے ہیں لہذا ان کی صفائی کے پیش نظر جوتا اتار دینا ہی بہتر ہے۔ اور اس جوتے پہننے کے مسئلے میں یہود کی مخالفت کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں ہے۔ مخالفت ان امور میں ہوگی جہاں جہاں آپ سے ثابت ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ